بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | منگل ۶ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ ہجری قمری | ۲ اخاء ۱۳۶۳ ہش | ۲ اکتوبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۲۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۳۰ تبوک / ستمبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔"

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرتِ اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

احباب خاموش رہیں اور تقویٰ سے خدا کے فیصلے کی طرف نظر رکھیں

نیک عملی، راست بازی اور تقویٰ میں قدم آگے رکھو خدا متقی کو ضائع نہیں کرتا

"میں اپنی جماعت کو چند الفاظ بطور نصیحت کہتا ہوں کہ وہ طریق تقویٰ پر پنجہ مار کر یاوہ گوئی کے مقابلہ پر یاوہ گوئی نہ کریں اور گالیوں کے مقابلہ میں گالیاں نہ دیں۔ وہ بہت کچھ ٹھٹھا اور ہنسی سنیں گے جیسا کہ وہ سن رہے ہیں مگر چاہیئے کہ خاموش رہیں اور تقویٰ اور نیک بختی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فیصلہ کی طرف نظر رکھیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابل تائید ہوں تو صلاح اور تقویٰ اور صبر کو ہاتھ سے نہ دیں۔ اب اُس عدالت کے سامنے مسل مقدمہ ہے جو کسی کی رعایت نہیں کرتی اور گستاخی کے طریقوں کو پسند نہیں کرتی۔ جب تک انسان عدالت کے کمرہ سے باہر ہے اگرچہ اس کی بدی کا بھی مواخذہ ہے مگر اس شخص کے جرم کا مواخذہ بہت سخت ہے جو عدالت کے سامنے کھڑے ہو کر بطور گستاخی ارتکاب جرم کرتا ہے۔ اس لئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی عدالت کی توہین سے ڈرو اور نرمی اور تواضع اور صبر اور تقویٰ اختیار کرو اور خدا تعالیٰ سے چاہو کہ وہ تم میں اور تمہاری قوم میں فیصلہ فرما دے .....

نیک عملی اور راست بازی اور تقویٰ میں آگے قدم رکھو کہ خدا ان کو جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں ضائع نہیں کرتا ..... سو اے دوستو یقیناً سمجھو کہ متقی کبھی برباد نہیں کیا جاتا۔ جب دو فریق آپس میں دشمنی کرتے ہیں اور خصومت کو انتہاء تک پہنچاتے ہیں تو وہ فریق جو خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور پرہیزگار ہوتا ہے آسمان سے اُس کے لئے مدد نازل ہوتی ہے اور اسی طرح پر آسمانی فیصلہ سے مذہبی جھگڑے انفصال پا جاتے ہیں ..... سو بھائیو اس پر قدم مارو اور اس گھر میں بہت زور کے ساتھ داخل ہو۔ پھر عنقریب دیکھ لو گے کہ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا۔ اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔ سو اس سے ڈرو اور ہر ایک بات سمجھ کر کہو۔ تم اس کی جماعت ہو جن کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے۔"

(رازِ حقیقت۔ صفحہ ۱-۴)

"چاہیئے کہ ہر ایک طالب صادق صبر سے انتظار کرے۔ خدا جھوٹوں کذابوں دجالوں کی مدد نہیں کرتا۔ قرآن شریف میں صاف لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ عہد ہے کہ وہ مومنوں اور رسولوں کو غالب کرتا ہے۔ اب یہ معاملہ آسمان پر ہے زمین پر چلانے سے کچھ نہیں ہوتا۔ دونوں فریق اس کے سامنے ہیں اور عنقریب ظاہر ہوگا کہ اس کی مدد اور نصرت کس طرف آتی ہے۔"

(رازِ حقیقت صفحہ ۱)

● میری ہمشیرہ امۃ الحفیظ سلمہا اللہ تعالیٰ بیگم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جو آج کل کیلیفورنیا میں ہیں۔ وہاں ان کا ریڑھ کی ہڈی کا آپریشن ہوتا ہے۔ خاندان حضرت اقدس مسیح موعود، بزرگان دین اور احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کو کامیاب کرے اور بعد کی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر آن اُن کا حافظ و ناصر ہو۔

(محمودہ سعدی)

● میری بہو عزیزہ طاہرہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم میر عبدالباسط صاحب مربی سلسلہ احمدیہ عرصہ سے علیل ہیں۔ کئی علاج کروائے گئے ہیں۔ ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ فضل عمر ہسپتال سے سول ہسپتال فیصل آباد علاج کے لئے بھجوایا گیا ہے۔ احباب جماعت اور علماء سلسلہ کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

حکیم عبدالرحیم میر ۱۵/۲
دارالیمن غربی ربوہ ضلع جھنگ)

● میری بیٹی عزیزہ امۃ الوکیل سلمہا بیگم صاحبزادہ مرزا محمود احمد سلمہ حال مقیم واشنگٹن کا پچھلے دنوں وہاں پتے کا آپریشن ہوا تھا۔ زخم مندمل ہونے پر وہ بفضلہ تعالیٰ ہسپتال سے گھر آ گئی ہیں اور ہماری ہمشیرہ محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا منظر احمد صاحب کے ہاں مقیم ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ سلمہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور سدا اپنے فضلوں کا مورد بنائے رکھے۔ آمین!

(مرزا انور احمد۔ دارالصدر ربوہ)

ناظمین اطفال! ۴ اکتوبر تا ۱۱ اکتوبر
ہفتۂ وصولی
وقفِ جدید (دفتر اطفال) منائیں!

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیٔ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۶ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ
۲ اخاء ۱۳۶۳ ہش

حقیقی عبودیت اور اس کا ایک بنیادی تقاضا

ہر چند کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذّٰریٰت آیت ۵۷) کی رو سے انسان کی پیدائش کا ایک ہی مقصد ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنے لیکن اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ ہر وقت عبادات بجالانے میں مصروف رہے اور دنیا کا کوئی کام نہ کرے بلکہ مراد یہ ہے کہ وہ فرض عبادات کی بجاآوری کو ہی کافی نہ سمجھے بلکہ بعد میں بھی وہ ایک لمحہ کے لئے خدا کی یاد سے غافل نہ ہو تاکہ خدا تعالیٰ کو بکثرت بلکہ ہمہ وقت یاد کرنے اور رکھنے کے نتیجہ میں اسے جملہ دنیوی فرائض کی ادائیگی کے دوران ان فرائض سے متعلق خدائی احکام بجالانے کی توفیق ملتی چلی جائے اور اس طرح اس کی ہر حرکت و سکون خدا ہی کے لئے ہو کر عبادت کا درجہ اختیار کرلے اور وہ عند اللہ اس کا حقیقی عبد شمار ہو سکے۔

عبودیت کے اس حقیقی اور انتہائی وسیع مفہوم کے پیش نظر ہی ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں جملہ فرض عبادات بجالانے کا حکم دیا وہاں ساتھ ہی یہ امر ذہن نشین کرایا کہ اے میرے بندو تمہارے لئے صرف ان فرض عبادات کا بجالانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ تمہیں چاہیئے کہ تم انہیں بجالانے کے بعد بھی دن اور رات کے بقیہ اوقات میں اپنے پروردگار کو بکثرت یاد کرتے رہو اور اس کی یاد سے غافل نہ ہو۔ مثال کے طور پر جہاں پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کا حکم دیا وہاں ساتھ ہی ارشاد فرمایا ہے

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِکُمْ (النساء آیت ۱۰۴)

جب تم نماز ادا کرچکو تو (اس کے بعد بھی) کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے ہوئے (یعنی ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے رہو۔

اسی طرح نماز جمعہ ادا کرچکنے کے بعد بھی بکثرت ذکر الٰہی میں مصروف رہنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:۔

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَ اذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (الجمعہ آیت ۱۱)

پھر جب نماز پوری ہوجائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کیا کرو۔ تاکہ تم اپنی مراد پالو (یعنی کامیاب قرار پاؤ)۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیا وہاں بھی اس کی وجہ یہ بیان فرمائی تاکہ اس کے بندے روزے رکھنے کے نتیجہ میں ذکر الٰہی کے وصف سے متصف ہو سکیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَ لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝

(البقرہ آیت ۱۸۶)

تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے اور تاکہ تم اس کے شکر گزار بنو۔

پھر مناسک حج کی تکمیل کے بعد بھی ذکر الٰہی کی تلقین اسی طرح موجود ہے چنانچہ فرمایا:۔

فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِکَکُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا (البقرہ آیت ۲۰۱)

پھر جب تم حج کے مناسک ادا کرچکو تو اپنے باپ دادوں کو یاد کرنے کی طرح اللہ کو یاد کیا کرو بلکہ اس سے بھی زیادہ دلبستگی کے ساتھ اللہ کا ذکر کرو۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ حقیقی عبودیت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان صرف عبادات پر ہی اکتفا نہ کرے بلکہ ان عبادات کو اس خشوع و خضوع اور حضور قلب سے بجالائے کہ یہ عبادات ہمہ وقت خدا کی یاد میں محو رہنے کے حق میں مہمیز کا کام دیں اور انسان دنیوی کاموں کی بجاآوری کے دوران بھی خدا کی یاد سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہو اور وہ دنیوی کاموں کو بھی خدائی احکام کے مطابق سرانجام دے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کی اس صفت کا بطور خاص ذکر کیا ہے کہ دنیوی کاموں کی انجام دہی کے دوران بھی ان کا دھیان خدا ہی کی طرف ہوتا ہے اور وہ مسلسل اسے یاد کرتے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اس خاص صفت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے

رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَ اِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ۝

(النور آیت ۳۸)

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے سے اور زکوٰۃ کے دینے سے نہ تجارت اور نہ سودا بیچنا غافل کرتا ہے وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل الٹ جائیں گے اور آنکھیں پلٹ جائیں گی۔

اس صفت سے متصف ہوئے بغیر کوئی انسان بھی حقیقی عبد نہیں بن سکتا اور خدا کے خاص بندوں میں شمولیت کے شرف سے مشرف نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ احمدیہ نے ہمیں اس صفت سے متصف ہونے کی بار بار تلقین فرمائی ہے۔ ہم حضرت اقدس کے ایک ارشاد پر جو ایسی ہی تلقین پر مشتمل ہے اپنی ان معروضات پر ختم کرتے ہیں: آپ فرماتے ہیں:۔

"میں بار بار یہی کہتا ہوں ..... میرا کہنا تو صرف کہہ دینا ہے۔ توفیق عطا کرنا تو صرف اللہ تعالیٰ کے فضل کی بات ہے۔ اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو کہ تمہارے اعمال اور افعال میں اخلاص ہو۔ ریاکاری اور بناوٹ نہ ہو کیونکہ تم جانتے ہو اگر کوئی شخص سونے کی بجائے پیتل لے کر بازار میں جاوے تو وہ فوراً پکڑا جائے گا اور اسے جیل میں جاکر اپنی جعلسازی کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ پس اسی طرح پر خدا کے حضور دھوکا نہیں چل سکتا انسان کو دھوکا لگ سکتا ہے مگر وہاں نہیں ہو سکتا۔ جو چاہتا ہے کہ وہ خدا کا اور خدا اس کا ہو جاوے اسے چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں فنا ہو جاوے۔

یہ مت سمجھو کہ میں تمہیں اس امر سے منع کرتا ہوں کہ تم تجارت نہ کرو زراعت اور نوکری یا دوسرے ذرائع معاش سے تمہیں روکتا ہوں۔ ہرگز نہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے ع

دل بایار و دست با کار

تمہارا اسوہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی تجارت بیع و شریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتی۔ ہزاروں لاکھوں کی تجارت میں بھی وہ خدا تعالیٰ سے ایک لحظہ کے لئے بھی جدا نہیں ہوتے۔ اس لئے تمہارا فخر اور دستاویز ایسے اعمال ہونے چاہئیں جو حقیقی ایمان کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۵-۱۲۶)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے

صلح وصفائی اور امن وآشتی کی گم شدہ جنتیں

قسط ۲

مکرم عبدالسمیع خان صاحب ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور انہوں نے قرض معاف کر دیا:

لین دین کے معاملات بہت نازک ہوتے ہیں۔ اکثر جھگڑوں کی بناء انہی پر ہوتی ہے اور پھر قرض تو محبت کی قینچی ہے جو دلوں کو کاٹ کے رکھ دیتا ہے۔ زر اور زمین نے آج دنیا کو ٹکڑے ٹکڑے کر رکھا ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ قطعاً یہ پسند نہیں کرتے تھے کہ چند روپوں کی خاطر کسی کے دل کی دنیا برباد ہو۔

حضرت ابوقتادہؓ ایک نوجوان صحابی تھے۔ ایک مسلمان پر ان کا قرض تھا۔ یہ مانگنے کے لئے جاتے۔ مگر ملاقات نہ ہوتی۔ اور ممکن ہے وہ عمداً سامنے نہ آتا ہو کیونکہ تنگ دستی انسان کے لئے سخت ندامت کا موجب ہو جایا کرتی ہے۔ ایک روز یہ گئے تو بچے نے باہر آکر بتایا کہ میرے والد صاحب گھر پر موجود ہیں۔ آپؓ نے آواز دی اور کہا کہ مجھے علم ہو گیا ہے کہ تم گھر میں ہو اس لئے ضرور باہر آجاؤ۔ آخر وہ آیا تو آپؓ نے پوچھا کہ چھپنے کی کیا وجہ تھی۔ اس نے کہا۔ بات دراصل یہ ہے کہ میں بہت تنگ دست ہوں۔ عیال دار آدمی ہوں آمدنی محدود ہے۔ اس لئے قرض ادا نہیں کر سکا۔ اور ندامت کی وجہ سے سامنے بھی نہیں ہوتا رہا۔ آپ نے کہا۔ تمہیں خدا کی قسم واقعی تمہاری یہی حالت ہے؟ اس نے قسم کھا کر کہا تو آپؓ آبدیدہ ہو گئے اور سارا قرض اسے معاف کر دیا۔

حضرت ابوالیسر کعب بن عمروؓ بھی نوجوان صحابہ میں سے تھے بنو حرام کا ایک شخص ان کا مقروض تھا اور چونکہ ادائیگی کی استطاعت نہ تھی اس لئے سامنے آنے سے گریز کرتا تھا آخر ایک دن وہ ملا اور اپنے فقر و افلاس کی داستان ایسے المناک پیرایہ میں بیان کی کہ آپؓ کا دل بھر آیا۔ کاغذ منگوا کر اس پر وصولی کر دی اور کہا اگر کبھی مقدرت ہوئی تو ادا کر دینا ورنہ میں معاف کرتا ہوں۔

ایک دفعہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کسی بیمار کی عیادت کو جا رہے تھے۔ راہ میں ایک شخص ملا جو ان کا مقروض تھا۔ اس نے دور سے ان کو دیکھ لیا اور کنی کترا کر دوسری طرف چلا۔ انہوں نے پکارا۔ کہاں جاتے ہو۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ قریب پہنچے تو پوچھا کہ:

"مجھ کو دیکھ کر تم نے راستہ کیوں کاٹا؟"

اس نے کہا۔ "آپؒ کے دس ہزار درہم مجھ پر آتے ہیں جو مجھ سے اب تک ادا نہ ہو سکے۔ اس شرم سے آپؒ سے آنکھ نہیں ملا سکتا۔"

امام صاحبؒ پسیج گئے۔ فرمایا۔ "جاؤ میں نے سب معاف کر دیا۔"

جو لوگ جھگڑے ختم کرنے کے لئے محض رضاء باری تعالیٰ کی خاطر اپنے حقوق چھوڑنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں قرآن کریم فرماتا ہے کہ اللہ ان سے مغفرت کا سلوک کرتا ہے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی — کیونکہ مغفرت بھی حق چھوڑنے کو کہتے ہیں۔ اور اس کی روح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے لئے اپنا سزا دینے کا حق چھوڑ دیتا ہے۔ جو لوگ دنیا میں اپنا حق چھوڑنے کی بجائے ظلم سے دوسرے کا حق لیتے ہیں وہ مغفرت کے نتیجے کس طرح آسکتے ہیں۔

پس اپنی جنت بنانی یا بگاڑنی ہمارے اپنے ہاتھوں میں ہے جو خدا کی خاطر مغفرت کرتا ہے اس سے مغفرت کا سلوک کیا جائیگا جو رحم کرتا ہے اس پر رحم کیا جائے گا۔ جو بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے حقوق ادا فرمائے گا۔ اگر انسان اس بات کو خوب سمجھ لے تو جھگڑے سرے سے ہی ختم ہو جائیں اور ان کا نام و نشان مٹ جائے۔

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکثر جھگڑے کے موقع کو حلم و برداشت سے کام لے کر ٹال دیتے تھے اور اس کا نتیجہ یہ تھا کہ ان کے درمیان مقدمات بہت تھوڑے ہوتے تھے۔ حضرت سلمان بن ربیعہ باہلیؓ کوفہ کے قاضی تھے ان کی نسبت حضرت ابووائلؒ کا بیان ہے کہ میں ان کے پاس مسلسل چالیس روز تک آتا جاتا رہا۔ لیکن ان کے بیان کسی فریق مقدمہ کو کبھی نہیں دیکھا۔

(اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۳۲۷)

سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرنے کا یہ واقعہ کتنا عجیب ہے جب ایک آدمی صرف دوسرے کے فائدہ کی خاطر اس کے علم میں لائے بغیر اپنے ہی خلاف گواہی دے رہا ہے۔

ایک رات حضرت جنید بغدادیؒ کے گھر ایک چور آیا۔ مگر ایک کرتے کے سوا کچھ نہ ملا۔ دوسرے دن آپؒ نے اپنا کرتا بازار میں دلال کے پاس دیکھا۔ خریدار چور کو کہہ رہا تھا کہ اگر کوئی یہ گواہی دے کہ یہ کرتا تیرا ہی ہے تو میں خرید لوں گا۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے کہا کہ ہاں میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ کرتا اسی کا ہے۔ تب اس شخص نے خرید لیا۔

ایک دن حضرت صفوان رضی اللہ عنہ مسجد میں چادر بچھا کر سو رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور ان کی چادر چرا کر لے جانا چاہا۔ مگر حضرت صفوانؓ کی آنکھ کھل گئی اور انہوں نے اسے پکڑ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے۔ حضور نے شریعت کے مطابق چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ تو حضرت صفوان کا دل گداز ہو گیا۔ عرض کیا۔

کیا صرف تیس درہم کی چادر کے لئے اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے؟ میں یہ چادر اس کے ہاتھ فروخت کر دیتا ہوں۔ قیمت یہ جب چاہے ادا کر دے۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الحدود)

یہ وہ لوگ تھے جو دنیا پر رحمت کی چھتری بن کر چھا گئے تھے۔ جن سے نیکیاں پھوٹتی تھیں اور امن کی خوشبو پھیلتی تھی۔

جھکے گا کیسے سر شوق

اہل ایمان کا:

اللہ کے نیک بندے اطمینان و سکون اور نیک نفسی کی جس جنت میں بس رہے ہوتے ہیں۔ وہ محبت اور پیار اور نفسانی بغضوں سے مبرا ایسی فولادی فصیلوں سے گھری ہوتی ہے کہ کوئی دشمن ان کی جنت میں خلل پیدا نہیں کر سکتا۔ وہ کسی کے دشمن نہیں ہوتے خواہ ساری دنیا ان کی دشمن ہو۔ بسا اوقات دشمن ان کے منہ پر گالیاں دیتے ہیں۔ گستاخی اور بدزبانی سے پیش آتے ہیں۔ مگر محبوبانِ الٰہی کو غصہ دلانے میں ناکام رہتے ہیں۔ فرشتے مظلوموں کی طرف سے جواب دے رہے ہوتے ہیں اور دشمن اپنی ہی جہنم میں جھلس کر واپس لوٹ جاتا ہے۔

ایک دفعہ کوئی شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے جھگڑ رہا تھا اور گالیاں دے رہا تھا اور حضرت ابوبکرؓ خاموشی کے ساتھ سن رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا تو آپؐ وہاں کھڑے ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد حضرت ابوبکرؓ بھی غصہ میں آکر جواب دینے لگے۔ تو حضورؐ وہاں سے چل کھڑے ہوئے۔ ابوبکرؓ نے دوڑ کر رسول اللہؐ کا دامن پکڑ لیا اور وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا۔

"اے ابوبکرؓ! جب تک تو خاموش رہا تو فرشتے تیری طرف سے جواب دیتے رہے مگر جب تو نے خود جواب دینا شروع کیا تو فرشتے چلے گئے اور جہاں فرشتوں کے ٹھہرنے کی گنجائش نہ ہو وہاں میں کیسے رک سکتا ہوں۔

پس ظلم اور بدگوئی پر صبر کرنا فرشتوں کی معیت اور دوستی کا موجب ہے مگر یہ کوئی آسان کام نہیں۔ نفس پر قابو رکھنا شیر دل کو تہ تیغ کرنے سے زیادہ کٹھن کام ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔"

(بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب)

کہ طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ بلکہ اصل پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے

؎ "مرد اس کو نہیں کہتے جو لڑے ہاتھی سے
یہ بڑی بات خردمندوں کے نزدیک نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاں مگر طیش میں رکھے جو حواس اپنے درست
اس کی عزت کر دل جائے اگر تم کو نہیں"

سعدی نے ایک حکایت میں بڑی خوبصورتی سے یہی مضمون بیان کیا ہے کہتے ہیں۔ کسی نے ایک پہلوان کو دیکھا کہ غصے سے بھرا ہوا اور منہ میں جھاگ بھرے ہوئے ہے۔ پوچھا اسے کیا ہوا؟ بتایا گیا کہ اسے فلاں شخص نے گالی دی ہے وہ بولا۔ یہ کمینہ ہزار من کا پتھر اٹھا لیتا ہے اور ایک بات اٹھانے کی تاب نہیں رکھتا۔

صفوں کو تم نے الٹا پہلوانوں کو پچھاڑا بھی
مگر غصہ میں دیو نفس کا لنگر اکھاڑا بھی؟

پس زبان پر کنٹرول اور شدید جذبات پر قابو بہت مشکل کام ہے مگر اہل اللہ کے لئے یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ ان کی جنت تو اس سے زیادہ کا تقاضا کرتی ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے:۔

"وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝"
(آل عمران: ۱۳۵)

کہ وہ غصہ پر قابو رکھتے ہیں اور عفو و درگزر ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ وہ تو اس سے آگے بڑھ کر احسان کرتے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں سے بہت محبت رکھتا ہے۔

صرف عفو تو خدا والوں کے لئے بہت نچلا زینہ ہے اور ایسے واقعات سے تاریخ کا دامن لبریز ہے یہاں صرف ایسے واقعات کا بیان ہوگا۔ جن میں احسان کا پہلو نمایاں ہے جس میں دشمن کے ساتھ حسن سلوک کر کے اہل اللہ نے یہ اعلان کیا کہ ہمارے دل میں ذرہ برابر نفرت پیدا کرنے میں ہمارا دشمن کامیاب نہیں ہو سکتا اور ہماری قلبی جنت میں اتنی ہلچل بھی نہیں ہوگی جتنا ایک سوئی کو سمندر کے پانی میں پھینک دینے سے ہوتی ہے

ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

صحابی رسول حضرت زید بن سعنہؓ جس زمانہ میں یہودی تھے لین دین کا کاروبار کرتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے کچھ قرض لیا۔ میعاد ادائیگی میں ابھی کچھ دن باقی تھے، تقاضے کو آئے، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی چادر پکڑ کر کھینچی اور سخت سست کہہ کر کہا "عبدالمطلب کے خاندان والو تم ہمیشہ یونہی حیل و حجت کیا کرتے ہو" حضرت عمرؓ یہ دیکھ کر غصہ سے بے تاب ہو گئے، اس کی طرف مخاطب ہو کر کہا "او دشمن خدا! تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا ہے" آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا "عمرؓ! تم سے کچھ اور امید تھی اس کو سمجھانا چاہیئے تھا۔ کہ نرمی سے تقاضا کرے اور مجھ سے یہ کہنا چاہیئے تھا کہ میں اس کا قرض ادا کر دوں" یہ فرما کر حضرت عمرؓ کو ارشاد فرمایا کہ قرضہ ادا کر کے بیس صاع کھجور اور زیادہ دے دو۔

ایک دن ایک بدو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جس کا کچھ قرضہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر تھا۔ بدو عموماً وحشی مزاج ہوتے ہیں اس نے نہایت سختی سے گفتگو شروع کی صحابہؓ نے اس گستاخی پر اس کو ڈانٹا اور کہا کہ تجھ کو خبر ہے کہ تو کس سے ہمکلام ہے بولا کہ میں تو اپنا حق مانگ رہا ہوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کو اسی کا ساتھ دینا چاہیئے کیونکہ اس کا حق ہے اس کے بعد صحابہؓ کو اس کا قرض ادا کرنے کا حکم صادر فرمایا اور اصل سے زیادہ دلوایا۔ (سنن ابن ماجہ۔ باب الصاحب الحق سلطان)

ایک دن اروی بنت حارث بادشاہ وقت حضرت امیر معاویہؓ کے پاس آئیں۔ اور کہا۔ "تو نے کفران نعمت کیا۔ اپنے چچا زاد کے ساتھ بدسلوکی کی اور ایسا لقب اختیار کیا جس کا تو اہل نہ تھا۔ دوسرے کا حق مارا۔ حالانکہ اہل بیت نے دین کے بارے میں بڑی مصیبتیں اٹھائی تھیں" حضرت معاویہؓ نے فرمایا:۔ "اللہ پچھلے گناہوں کو بخشتا ہے، اپنی ضرورت کا اظہار کیجئے" انہوں نے کہا۔ "مجھے دو ہزار دینار کی ضرورت ہے تاکہ ایک زرخیز زمین میں ایک جاری چشمہ خریدوں کہ وہ فقرائے بنی حارث بن عبدالمطلب کے کام آئے۔ دو ہزار اور چاہئیں تاکہ بنو حارث کے فقراء کی شادی کروں اور دو ہزار اور درکار ہیں تاکہ زمانے کی تکلیفوں سے بچ سکوں۔"

آپ نے چھ ہزار دینار دینے کا حکم دیا، وہ لے کر چلی گئیں۔ (امیر معاویہ ص۷۸)

ایک بار حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ قیلولہ کرنے کے لئے اٹھے۔ ایک آدمی ہاتھ میں کاغذ کا پلندہ لئے ہوئے آگے بڑھا اور پلندے کو ان کی طرف پھینک دیا۔ انہوں نے مڑ کر دیکھا تو پلندا منہ پر جا کر لگا اور رخساروں پر چوٹ آئی۔ اور خون بہنے لگا۔ لیکن انہوں نے نہایت خاموشی کے ساتھ اس کی درخواست پڑھی اور اس کی حاجت کو پورا کیا۔

ایک بار ایک بچے نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے کسی لڑکے کو مارا، لوگ اس کو ان کی بیوی فاطمہ کے پاس لے گئے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ دوسرے کمرہ میں تھے۔ شور سنا تو کمرہ سے نکل آئے اس کے بعد ایک عورت آئی اور کہا کہ یہ میرا بچہ ہے۔ اور یہ یتیم ہے، انہوں نے پوچھا کہ اس یتیم بچے کو وظیفہ ملتا ہے؟ بولی "نہیں" فرمایا کہ اس کا نام وظیفہ خوار بچوں میں لکھ لو۔

ایک بار حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سوار ہو کر کہیں جا رہے تھے کہ ایک پاپیادہ شخص سواری کی جھپٹ میں آ گیا اور اس نے غصہ کی حالت میں کہا کہ "دیکھ۔ تو دیکھتا نہیں" حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خاموش رہے۔ جب سواریاں نکل گئیں تو اس شخص نے کہا کیا کوئی ہے جو مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھائے۔ اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے غلام سے کہا کہ اس کو اپنے ساتھ سوار کر لو (سیرت حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ)

ہر سمت میں بہتے ہوئے انوار کے دھارے

جب دشمن کے ہاتھ سے لگائے ہوئے زخم تازہ ہوں اور ان سے خون رس رہا ہو۔ جب آنکھوں کے سامنے انسان کے پیاروں کو تکلیفیں دی جا رہی ہوں۔ جب ہر لمحہ موت کی تلوار سر پر لٹک رہی ہو۔ اس وقت دشمن کو معاف کر دینا بلکہ پھر اس کے لیے دعا بھی کرنا بڑے دل گردے کا کام ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے غلام اس میدان میں بھی ہمیشہ سرفرود رہے ہیں۔ حضورؐ نے ان اہل طائف کے لیے دعا کی جنہوں نے آپؐ کو ہو لہان کر کے جان سے مار ڈالنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ حضورؐ ان دشمنوں کے لیے دعا کرتے رہے اور ان کے غم میں ہلکان ہوتے رہے۔ جو آپؐ کے وجود کو دیکھ کر آگ بگولہ ہو جاتے تھے حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ:

حضرت عمرؓ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجہ میں آپؐ کی غلامی میں داخل ہوئے ایسا دل خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اَفْضَلُ الْفَضَائِلِ اَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِيَ مَنْ مَنَعَكَ وَتَصْفَحَ عَمَّنْ شَتَمَكَ" (مسند احمد بن حنبل)

کہ سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھے اور جو تجھے محروم کرتا ہے اسے عطا کرے اور جو تجھے برا بھلا کہتا ہے اس سے درگزر کرے۔

تم دیکھو گے کہ انہی میں سے قطرات محبت ٹپکیں گے

حسن و احسان کی طاقت اتنی عظیم طاقت ہے کہ بڑے بڑے سنگ دلوں کو فتح کر لیتی ہے وہ پتھر دلوں کو موم بنا کر محسن کے قدموں میں ڈال دیتی ہے۔ محبت زندہ کرنے کے لیے اور زندہ رہنے کے لیے ہوتی ہے۔ کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ نفرت محبت پر غالب آ گئی ہو۔ ظلم کے مقابلہ پر مظلومیت جس سے احسان کے چشمے پھوٹ رہے ہوں جانی دشمنوں کو جاں نثاروں میں بدل دیتی ہے۔ اور نفرت کے گھٹا ٹوپ بادلوں سے قطرات محبت ٹپکنے لگتے ہیں محبت سوائے چند ازلی اشقیاء کے سب کے دلوں کو مسخر کر لیتی ہے۔ حتیٰ کہ تبدیلی مذہب پر ان لوگوں کو آمادہ کر لیتی ہے جن پر کوئی اور دلیل کارگر نہیں ہوتی۔

ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامیؒ رات کے وقت قبرستان سے واپس آ رہے تھے کہ راہ میں ایک گویا لڑکا بربط بجا رہا تھا۔ آپ نے اس کو دیکھ کر "لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" پڑھا۔ جس کو سن کر وہ لڑکا طیش میں آ گیا اور بربط اٹھا کر آپ کے سر پر دے مارا۔ آپ کو چوٹ لگی اور بربط بھی ٹوٹ گیا۔ آپ چپ چاپ اپنے گھر چلے آئے اور دوسرے دن صبح کو ایک مرید کے ہاتھ حلوے کی ایک تھالی اور بربط کی قیمت اس لڑکے کے پاس بھیج کر پیغام بھیجا کہ تم سے معذرت کرتا ہوں۔ بربط کی قیمت لے لو اور حلوہ کھا کر اس رنج کی تلخی کو بھول جاؤ جو کل رات تم کو پہنچی تھی۔ جب یہ پیغام اور قیمت اس لڑکے کو ملی تو وہ بہت شرمندہ ہوا اور چند ایک اور نوجوانوں کے ہمراہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت کرنے لگا اور توبہ کی۔

(جاری ہے)

بجٹ میں ہو کمانے والے احمدی فرد کو اصل آمد کے مطابق شامل کیا جائے۔

درخواست ہائے دعا

○ میرے دادا جان کی آنکھ کا آپریشن گوجرہ میں ہوا ہے۔
(مرزا حفیظ احمد۔ ناصر آباد ربوہ)

○ خاکسار عرصہ سے اعصابی تکلیف میں مبتلا ہے۔ گردن پر زیادہ اثر ہے۔
(ماسٹر محمد اسلم۔ ناصر آباد ربوہ)

○ خاکسار کی اہلیہ فضل نور صاحبہ کئی ماہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ (محمد امین ملک۔ چکوال)

○ برادرم مکرم ملک حبیب اللہ نے آسٹریلیا میں امتحان دیا ہے۔
(امۃ الباسط ملک جہلم)

○ میری بیٹی عزیزہ بشریٰ خانم کا آپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔
(ملک عبداللہ خان۔ سمبڑیال)

احباب ان سب احباب کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انفاق فی سبیل اللہ

مکرم محمد حسین صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

دنیا کا کوئی نظام بھی خواہ وہ دینی ہو یا دنیوی بغیر مال کے نہیں چل سکتا کیونکہ دنیا میں ہر ایک کام کے لیے خدا تعالیٰ نے اسباب پیدا کیے ہیں اور ہر ایک سلسلہ اسباب سے چلایا ہے اس لیے یہ سلسلہ جو دین حق کی عظیم مہم کیلئے قائم کیا گیا ہے ہم سے مالی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر دین کی راہ میں بڑھ چڑھ کر اپنے اموال بے دریغ خرچ کریں ایک وہ زمانہ تھا کہ الٰہی دین پر لوگ اپنی جانوں کو بھیڑ بکری کی طرح نثار کرتے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کُل گھر بار نثار کیا حتیٰ کہ سوئی تک کو بھی گھر میں نہ رکھا اسی طرح دوسرے تمام صحابہؓ نے علی قدر مراتب اپنی جانوں اور مالوں کو بے دریغ اللہ کی راہ میں خرچ کیا۔

یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ الٰہی سلسلے جو دنیا میں قائم کیے جاتے ہیں ان کے ماننے والوں کو قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ مشکلات میں ڈالا جاتا ہے تب جاکر دائمی حیات ملتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا
اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ
لَا یُفْتَنُوْنَ وَلَقَدْ فَتَنَّا
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ
فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ
صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ
(عنکبوت ع۱)

ترجمہ:۔ کیا اس زمانہ کے لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ وہ یونہی چھوڑ دیئے جائیں گے کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ کی جائے گی حالانکہ ان سے پہلوں کو بھی ہم نے یقیناً آزمایا تھا (اور اب بھی ایسا ہی ہوگا) پس اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی ظاہر کر دے گا جو سچے ہیں اور ان کا حال بھی کھول دے گا جو جھوٹے ہیں:۔

بہترین مال خرچ کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا
مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّآ
اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ
وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّآ اَنْ
تُغْمِضُوْا فِیْهِ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ۔
(البقرہ آیت ۲۶۸)

ترجمہ:۔ اے ایمان دارو! جو کچھ تم نے کمایا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں اور نیز اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا ہے اللہ کی راہ میں حسب توفیق خرچ کرو اور ناکارہ چیز کو جسے تم خود خرچ تو کرتے ہو مگر تم خود سوائے اس کے کہ قبول کرنے میں چشم پوشی سے کام لو ہرگز قبول نہیں کرتے بالارادہ نہ چنا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ بالکل بے نیاز اور بہت ہی حمد کا مستحق ہے۔

نیز فرماتا ہے:۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا
مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران آیت ۹۳)

حصولِ مال

دراصل مال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ
وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا
یَعْلَمُوْنَ۔ (سبا ع۴)

ترجمہ:۔ تو کہہ دے کہ میرا رب جس کے لیے چاہتا ہے رزق کا دروازہ کھول دیتا اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا جو اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی تاریکی سے دور ہو جاتی ہے اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ میں ایک کام کے لیے کہوں اور کوئی شخص میری جماعت میں سے اس کی طرف کچھ التفات نہ کرے بلکہ خدا کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کرکے یہ خیال کرے کہ میں نے کچھ کیا ہے اگر تم کوئی نیکی کا کام بجا لاؤ گے اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دو گے اور تمہاری عمریں زیادہ ہوں گی اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی۔"

(اشتہار مندرجہ جلد دہم ص ۵۵-۵۶)

نیز فرماتے ہیں:۔

"اور جب انسان ایک ضروری وقت میں ایک نیک کام کے بجا لانے میں پوری کوشش نہیں کرتا تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہیں آتا ..... اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا۔ میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی پس چاہیے خدا تعالیٰ پر توکل کرکے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہوگا۔"

(اشتہار جلد دہم ص ۵۳، ۵۵)

دین کی راہ میں مال خرچ کرنے سے گریز کرنے والوں کا انجام

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں قارون کی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے

قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ ؕ
اَوَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَهْلَکَ مِنْ
قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ
قُوَّةً وَّاَکْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا یُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ
الْمُجْرِمُوْنَ۔ (سورہ القصص آیت ۷۹)

ترجمہ:۔ قارون نے کہا یہ سب رتبہ مجھے ایک علم کی وجہ سے ملا ہے جو صرف مجھے حاصل ہے کیا وہ جانتا نہ تھا کہ اس سے پہلے اللہ نے بہت سی نسلوں کو جو اس سے زیادہ طاقتور اور اس سے زیادہ مالدار تھیں ہلاک کر دیا تھا اور مجرموں کو جب عذاب دیا جاتا ہے تو ان سے پوچھ گچھ نہیں کی جاتی۔

اس آیت کی تفسیر میں سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"قارون کو جب اس کی قوم نے یہ نصیحت کی کہ جس طرح اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی لوگوں پر احسان کر تو اس احمق نے تکبر میں آکر کہا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ مال مجھے یونہی مل گیا ہے یہ مال مجھے ذاتی علم اور ذہانت اور محنت کی وجہ سے ملا ہے اُس نادان نے یہ نہ سوچا کہ جس دماغ سے وہ کام لے رہا ہے وہ اس کا پیدا کردہ نہیں بلکہ خدا کا پیدا کردہ ہے۔ جن ذرائع اور اسباب سے اس نے دولت حاصل کی ہے وہ ذرائع اور اسباب بھی خدا تعالیٰ نے ہی پیدا کیے ہیں اس نے خود پیدا نہیں کیے وہ خدا تعالیٰ کو بھول گیا اور اس نے اپنی تمام ترقی کو اپنی طرف منسوب کر لیا۔ ..... اگر کوئی انسان اپنی محنت سے روزی کمائے تب بھی اسے جو کچھ ملتا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ملتا ہے اور اس کا فرض ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جتنا بڑا بنائے اتنا ہی وہ جھکتا چلا جائے دیکھو جس پر بوجھ زیادہ ہوتا ہے وہ دوسروں کی نسبت زیادہ جھکا ہوا ہوتا ہے اسی طرح کسی کو دولت کا مل جانا ایسا ہی ہے جیسے کسی کے سر پر بوجھل گٹھڑی رکھی ہوئی ہو ایسی حالت میں اس کے اندر زیادہ فروتنی اور انکسار پایا جانا چاہیئے نہ یہ کہ وہ متکبر ہو جائے۔ اور دوسروں کو ذلیل سمجھنے لگے بہر حال جو شخص دولت، ثروت اور عزت کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھے گا وہ دوسروں کی نسبت زیادہ جھکے گا اور جو اس کو اپنا ذاتی کمال قرار دے گا وہ تکبر میں مبتلا ہوگا اور آخر خدا تعالیٰ سے دور چلا جائے گا ..... تم اپنی ترقیات کے لیے جتنی بھی کوشش کرو جائز ہے مگر اس کے بعد تمہیں جتنی بھی ترقی ملے اتنا ہی اپنے آپ کو متواضع بناؤ ورنہ اگر تم متکبر ہو گئے تو خدا تعالیٰ تم سے خوش نہیں ہوگا بلکہ ناراض ہوگا اور وہ ترقی تمہارے لیے رحمت کا موجب نہیں بلکہ ابتلاء کا موجب ہوگی اور تم آئندہ کے لیے انوار سماوی سے محروم ہو جاؤ گے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم ص ۲۳۷)

یہ وقت پھر ہاتھ نہیں آئے گا

کشتی نوح کے صفحہ ۴، پر حضور فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کے لیے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے مصارف کے لیے ماہ بہ ماہ ایک پیسہ دیوے اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے ... ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہیئے تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے ....

عزیزو! یہ دین کے لیے اور دین کی اغراض کے لیے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہ آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اس جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے۔ اور بہر حال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لیے تیار ہے جو اس ... سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔

۶۔ زبذل مال در راہش کسے مفلس نمی گردد

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَّوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا: "اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا" وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ "اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا"۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر دوسرا کہتا ہے اے اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال و متاع برباد کر۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال دل کھول کر خرچ کرنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

نیکی میں جلدی کریں

تحریک جدید کے رواں سال ختم ہونے میں صرف ایک ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کے پیش نظر اپنے وعدہ کی جلد صد فی صد ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

(وکیل المال اوّل)

قائدین و ناظمین اطفال متوجہ ہوں

مندرجہ ذیل مجالس اطفال کی چندہ مجلس و اجتماع کی وصولی ابھی تک صفر ہے۔ براہ مہربانی جلد از جلد صد فی صد وصولی کر کے رقم مرکز کو بھجوائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

:- قسط نمبر ۱ :-

ضلع سیالکوٹ :- سیالکوٹ کینٹ، سلیم پور، ڈھپئی، چوہگ پور، درگا نوالی اورا، بھڈال، نائی والا، کوٹ کوڑا، بھاگووال، مراجکے لبے کھالوالی، چانگریاں، پکھو بھٹی، پنڈی بھاگو، رائے پور، منڈے کے بیریاں، کھریا، پسرور، چوہڑ منڈا، سوکن ونڈ، قلعہ کالروالا، بن جاجوہ، ڈسکہ کلاں، بھروکے کلاں، موسے والا، دولم کاہلوں، مہدی پور کتھووالی، ساہووالہ، ڈنڈ پور کھرولیاں، عہدیاں پور، بھوڈی ملیاں، چندریکے منگولے، ملوکے، بدو ملہی، دھرگ، میانہ پنڈ، لدھڑ کرم سنگھ والا نارووال، بوبک برالی، بہلول پور، پکی کوٹلی، جاتکے چیمہ، اونچا جبہ، قادر آباد، چاندوکے، کور پور، کھوکھروالی، فتوکے، مالوکے تلے، جیون گورایہ، عینووالی، ربیوکے، قیام پور سڑک والا، کنجروڑ۔

ضلع لاہور :- ماڈل ٹاؤن، ہانڈو گوجر، ہڈیارہ، پدری، اصل گروکے، جاہمن بھمبار، گلبرگ۔

ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں :- ڈیرہ اسماعیل خاں۔

ضلع قصور :- پتوکی، چک ۶۴ دھوپ سڑی، شمس آباد، بھلیر، کھرپڑ،

ضلع ہزارہ :- ایبٹ آباد، ہزاریہ، تربیلا ڈیم، ڈنہ۔

ضلع اٹک :- پنجند۔

:- اذکروا موتاکم بالخیر :-

محترمہ امۃ السلام (مرحومہ)

(از مکرم چوہدری عزیز احمد طاہر صاحب۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

میری خوشدامن مکرمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم سعد اللہ خان صاحب ملک محلہ فکر گڑھی ایریا ربوہ مکرم شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی مرحوم کی صاحبزادی تھیں۔ ۱۹ اگست کو بعمر ۷۱ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ وفات سے ایک روز قبل مقامی لجنہ کے اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئیں جہاں آپ پر دل کا حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔

مرحومہ نہایت نیک، ملنسار، مہمان نواز بلند اخلاق کی مالک اور سلیقہ شعار خاتون تھیں۔ انتہائی سادہ زندگی بسر کی عمر بھر اپنے شوہر کی بے حد خدمت کی۔ جملہ عزیز و اقارب سے بے حد محبت کرتی تھیں۔ روزانہ تلاوت قرآن پاک اور پنج وقتہ نماز ادا کرتی تھیں۔ آپ کو اپنے شوہر کی معیت میں حج بیت اللہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ چندوں کی ادائیگی میں ہر وقت پیش پیش رہتیں۔ اور اپنے بچوں کو بھی چندوں اور نماز کی ادائیگی کی تلقین کرتیں۔ میں نے آپ کو جماعتی کاموں میں شمولیت اور چندوں کی ادائیگی میں ہمیشہ مستعد پایا۔ آپ کسی کی دلشکنی نہ کرتیں ہر ایک سے حسن سلوک روا رکھتیں۔ ضرورت مندوں کی ضرورت فوراً پوری کرتیں غریبوں، یتیموں اور بیواؤں کی مدد کر کے بے حد خوشی محسوس کرتی تھیں۔ بہت خدا ترس سراپا شفقت و محبت تھیں

جماعتی کاموں میں آپ کی دلچسپی صرف ربوہ تک محدود نہ تھی بلکہ جب کبھی وہ کچھ روز کے لئے اپنے بچوں کے پاس جاتیں تو وہاں بھی جا کر مقامی لجنہ کے اجلاسوں میں باقاعدگی سے شمولیت کرتیں اور ان کی تربیت کے لئے کوئی کسر نہ اٹھا رکھتیں آپ جب کبھی میرے پاس آتیں تو باقاعدگی سے نماز جمعہ اور لجنہ کے اجلاسوں میں شرکت کرتیں۔ ایک بار خاکسار نے مشن ہاؤس کی تعمیر کا ضمناً ان سے ذکر کیا تو آپ نے فوراً ۳۰۰/- روپے اس کی تعمیر کے لئے ادا کر دیئے۔

آپ اپنے شوہر کے ساتھ ساتھ اپنے تمام بچوں کا بے حد خیال رکھتیں اور ان کی معمولی سی تکلیف کو بھی خود جھیل لیتیں لیکن ان پر آنچ نہ آنے دیتیں۔ ان کی گھریلو زندگی میں کبھی کوئی دخل نہ دیا کسی بات کا کبھی بھی کوئی شکوہ نہ کیا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ان کے تمام بچے ان پر جان چھڑکتے تھے۔ عزیز و اقارب کے ساتھ آپ کی محبت، انس اور حسن سلوک کا یہ حال تھا کہ اگرچہ آپ ایک مدت سے علیل تھیں اور سفر کرنا آپ کے لئے بے حد مشکل ہوتا تھا لیکن اس کے باوجود آپ ہمیشہ دور دراز کا سفر طے کر کے بھی عزیز و اقارب کی شادی بیاہ کی تقریبات میں اور کسی عزیز کی وفات کے موقعہ پر تعزیت کے لئے ضرور تشریف لے جاتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آپ کی روح ہماری طرف سے ہمیشہ مطمئن رہے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

خاکسار کی دادی محترمہ سردار بی بی صاحبہ زوجہ غلام حسین صاحب گھٹیالیاں مورخہ ۷ اگست ۱۹۸۴ء کو ناصر آباد ربوہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ان کی نماز جنازہ ۷ اگست کو شام گولبازار کے نزدیک مکرم قریشی فضل حق صاحب نے پڑھائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا اور متعدد پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خاندان حضرت مسیح موعود سے بہت زیادہ محبت رکھتی تھیں مرحومہ نہایت نیک مخلص دعا گو متقی اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ (فرید احمد ملہی ناصر آباد ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل ۲۵۴۲۵

میں HUSAIFA KIKE LOM
OLAJU MOKE SUNMONU
W/O HUSSAIN OYEKAN SUN
MONU ۱۹/۴۹

قوم پیشہ فارمیسی عمر ۳۹ سال بیعت
ساکن لیگوس نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

AT ALHAJA AMUDAT
ADUANI STREET IJEDE
LO &O STATE UALUED
AT 10000 /-

اسوقت مجھے مبلغ ۷۶۴/- ماہوار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ ۱۱/۸۴ سے منظور فرمائی جائے۔

— الاحمد —

MAS HUSSAIFA KIKELOM
OLA JUMOKE SUMMONA
لیگوس نائیجیریا
گواہ شد نمبر ۱۔ میز احمد بسمل ولد چوہدری احمد دین صاحب لیگوس نائیجیریا
گواہ شد نمبر ۲ HO SDDN MONU
S/O AI PA SUN MONU
لیگوس نائیجیریا

مسل ۲۵۴۲۶

میں TAOHEED OLA
RAHEM SHOBOYEDE
S/O ALFA ABDUR-
RAHEEM ADISA
ساکن لیگوس SHOBOYE DE
نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں

اس وقت مجھے مبلغ ۱۴۰/- ماہوار بصورت انشورنس ایجنٹ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— التجا —

TAOHEED OLA RAHEM
SHO BOYEDE
گواہ شد نمبر ۱۔ YAHYA OLA
YIWOLA ABSULB EDA-
ABEJA ST.EJIB
لیگوس نائیجیریا
گواہ شد نمبر ۲۔ ASOLDLA
A.I. YUSUF
نائیجیریا افریقہ

مسل ۲۵۴۲۷

میں عبد العزیز ایڈمولد MOHAMMAD
SHITUADE WOYE
قوم۔ پیشہ انشورنس ایجنٹ عمر ۳۹ سال بیعت ۲۲ فروری ۱۹۷۲ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- ماہوار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— التجا —

TAOHEED OLA RAHEM
SHO BOYEDE
گواہ شد نمبر ۱۔ YAHYA OLA
YIWOLA ABSULB EDA-
ABEJA ST.EJIB
لیگوس نائیجیریا
گواہ شد نمبر ۲۔ ASOLDLA
A.I. YUSUF
نائیجیریا افریقہ

مسل ۲۵۴۲۷

میں عبد العزیز ایڈمولد MOHAMMAD
SHITUADE WOYE
قوم۔ پیشہ انشورنس ایجنٹ عمر ۳۹ سال بیعت ۲۲ فروری ۱۹۷۲ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- ماہوار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— التجا —

عبد العزیز ایڈمولد نائیجیریا
گواہ شد نمبر ۱ فضل الٰہی انوری
امیر جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا
گواہ شد نمبر ۲۔ YOSUF
ABKKANBI
پوسٹ بکس ۴۱۸ لیگوس نائیجیریا

مسل ۲۵۴۲۸

میں SUANIH زوجہ عبد الغنی صاحب قوم۔ پیشہ۔ عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے (جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے)

۱۔ ایک نرسری (پودوں کی زمین) برقبہ ۴۰۰ مربع میٹر مالیتی ۴۵۰۰۰۰
۲۔ حق مہر ۳۰۰۰۰/- روپے کل جائیداد ۴۵۳۰۰۰۰/-

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰۰/- روپے ماہوار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— الاحمد —

SUANIH زوجہ عبد الغنی صاحب انڈونیشیا
گواہ شد نمبر ۱ ABDUL SYUKURI
BIN SAISAN انڈونیشیا
گواہ شد نمبر ۲ محمد ایوب ابن بن
HAJI AEDAD (انڈونیشیا)

مسل ۲۵۴۲۹

میں محمد طاہر احمد ولد MADDIOLO
BIN HJIPLAWA قوم —
پیشہ اسسٹنٹ لوکل مشنری عمر ۴۲ سال بیعت ۱۵ فروری ۱۹۶۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے

اسوقت مجھے مبلغ ۷۹۳۷۰/- روپے ماہوار بصورت اسسٹنٹ لوکل مشنری مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— التجا —

محمد طاہر احمد اسسٹنٹ لوکل مشنری انڈونیشیا
گواہ شد نمبر ۱ آر عبد الرحیم احمدی انڈونیشیا
گواہ شد نمبر ۲ ANWAR SAID
BIN SALDRAR YOTRUNO
انڈونیشیا

مسل ۲۵۴۳۰

میں محمد یوسف YAWSON ولد MR.
قوم — J.E YAWSON
پیشہ مشنری عمر ۳۷ سال بیعت ۱۰/۶۱ ساکن گھانا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے

اسوقت مجھے مبلغ ۹۸۴ ماہوار بصورت مشنری مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

— التجا —

محمد یوسف YAW SON گھانا
گواہ شد نمبر ۱ لئیق احمد طاہر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ
گواہ شد نمبر ۲ غلام باری سیف ولد حکیم چراغ الدین صاحب وکالت التصنیف ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کو ہزاروں واقفین کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جولائی ۱۹۵۱ء میں حضرت مصلح موعود نے اس مبارک الٰہی تحریک (وقفِ جدید ناقل) کے متعلق بعض ابتدائی باتیں جماعت کے سامنے رکھی تھیں۔ پھر ۱۹۵۷ء ہی میں جلسہ سالانہ کی ایک تقریر میں حضور نے اس کی بعض تفاصیل بیان فرمائیں حضور نے یہ تحریک بیان کرنے کے بعد جماعت کے سامنے ابتداءً یہ بات رکھی تھی کہ میں فی الحال دس واقفین لینا چاہتا ہوں۔۔۔۔ لیکن آپ کی یہ خواہش تھی کہ یہ الٰہی تحریک درجہ بدرجہ ترقی کرتی چلی جائے اور جلد ہی ایک وقت ایسا آجائے جب دس کی بجائے ہزاروں واقفین اس تحریک میں کام کر رہے ہوں۔" (خطبہ جمعہ ۷ر اکتوبر ۱۹۶۶ء)

جماعتوں کی طرف سے معلمین کے مطالبات کثرت سے آرہے ہیں لیکن وقفِ جدید کو معلمین کی قلت کی وجہ سے مطالبات پورے کرنے میں دقت پیش آرہی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مخلص احباب جو دینی تعلیم و تربیت کا شوق رکھتے ہوں۔ حضور کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے آگے آئیں اور اپنی زندگی بطور معلم وقفِ جدید کریں اور خدمتِ دین کا فریضہ ادا کر کے دینی و دنیوی تعمار کے وارث بنیں۔

ایسے احباب مقامی جماعت کے صدر کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں وقفِ جدید کو ارسال فرماویں۔ (ناظم ارشاد وقفِ جدید)

"قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا" (البقرۃ : ۸۴)

لوگوں کے ساتھ ملاطفت کے ساتھ کلام کیا کرو۔"

ماہنامہ "خالد" ربوہ کے چندہ خریداری کی یاددہانی

جن خریداران "خالد" کا چندہ خریداری ختم ہے ان کو بذریعہ خط یاددہانی کروائی جارہی ہے۔ براہ کرم بذریعہ منی آرڈر یا دستی چندہ خریداری جمع کروا کر ممنون فرمائیں!

(مینیجر "خالد" ربوہ)

توسیعِ اشاعتِ "الفضل" کیلئے وفود کے دورے

عہدیداران اور احباب جماعت سے تعاون کی اپیل

سیالکوٹ، شیخوپورہ اور بہاولنگر کے اضلاع میں توسیع اشاعت الفضل کے لئے دفتر الفضل کی جانب سے نمائندگان بھجوائے جارہے ہیں۔ امراء کرام، صدر صاحبان محترم مربیان و معلمین سلسلہ، قائدین مجلس خدام الاحمدیہ اور صدر لجنات اماء اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ نمائندگان دفتر الفضل سے بھرپور تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ان نمائندگان کو ایک ٹارگٹ دیا جارہا ہے۔ جماعتوں سے درخواست ہے کہ اس ٹارگٹ کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ تاکہ ہم بھی اور آپ بھی اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق الفضل کی اشاعت زیادہ سے زیادہ بڑھا سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور اپنی تائید و نصرت سے نوازے۔ آمین!

(آغا سیف اللہ۔ مینیجر "الفضل" ربوہ)

ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ

کے وی پی وصول فرما کر ادارہ سے تعاون فرمائیں!

جن خریداران "تشحیذ الاذہان" کا چندہ خریداری ختم تھا ان کو بذریعہ خط یاددہانی کروائی گئی تھی۔ اس کے باوجود جن کا چندہ خریداری موصول نہیں ہوا۔ ان میں سے کچھ خریداران کی خدمت میں ماہ ستمبر ۸۴ء کا تشحیذ بذریعہ وی پی پی بھجوایا گیا ہے۔ باقی خریداران جن کا چندہ ختم ہے ان کی خدمت میں ماہ اکتوبر ۸۴ء کا رسالہ بذریعہ وی پی پی بھجوایا جائیگا۔ براہ کرم وی پی پی وصول فرما کر ادارہ سے حسب سابق تعاون جاری رکھیں! شکریہ!

(مینیجر تشحیذ الاذہان ربوہ)

تحریکِ جدید اور مجالس انصار اللہ کی ذمہ داری

- تمام انصار توجہ کریں -

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے وعدہ کا حصول اور پھر ان کی سو فیصد وصولی کا مجالس انصار اللہ کو دفتر دوم کی حد تک ذمہ دار ٹھہرایا ہوا ہے۔ تحریک جدید کے مالی سال کے ختم ہونے میں اب صرف دو ماہ کا قلیل عرصہ رہ گیا ہے۔

عہدیداران انصار اللہ بھرپور کوشش کریں کہ۔

- اولاً تمام انصار اور ان کے عزیز و اقارب تحریک جدید میں شامل ہوں
- دوم:۔ پھر اپنے وعدہ جات کی ستمبر اور اکتوبر میں سو فیصدی ادائیگی کر دیں۔
- سوم۔ اپنی مساعی سے مرکز کو مطلع کریں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ولادت

خاکسار کے چھوٹے بھائی شرافت احمد چوہدری چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۷ر ستمبر ۱۹۸۴ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقفِ جدید کا پوتا اور چوہدری عبدالغفور صاحب چک ۱۶۴ فقیر والی کا نواسہ ہے۔

تمام احباب جماعت کی خدمت میں خصوصاً خاندانِ حضرت مسیح موعود سے بچے کی درازی عمر، صالح اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بشارت احمد چوہدری۔ انیسہ جنرل سٹور گول بازار۔ ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵-۶-۷- اکتوبر

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے:

مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان، کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ: فون: 558

اتفاق بلڈنگ میٹریل سٹور ربوہ

لوہے کے دروازے، گرل، کھڑکیاں، گاڈر، اور لکڑی کے دروازے، بالے وغیرہ بازار سے ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں۔ احباب خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔ شکریہ!

پروپرائٹر: چوہدری سراج الدین چنیوٹ والے — نذیر احمد، محمد صدیق بارون آبادی

سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ: